نورِ ہدایت
NOOR E HIDAYAT
8

کیاپاکستان کا آئین اسلامی ہے؟؟

از: ابوبکر حفظہ اللہ

اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جان کی بازی لگانے والے ابطال کے قلم سے لکھے گئے تلخ وشیریں، سنہرے الفاظ سے بھرپور مضامین کا سلسلہ بعنوان نورِ ھدایت

از: ابوبکر حفظہ اللہ

کیاپاکستان کا آئین اسلامی ہے ؟؟

آئین پاکستان کو اسلامی سمجھنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ

جب سے ملک پاکستان میں حکومت اور طالبان پاکستان کے مابین مذاکرات کامعاملہ کھڑاہوا،یہ بحث بھی ساتھ کھڑی ہوگئی ہے کہ کیا پاکستان کا آئین اسلامی ہے ؟ حکومت کے ساتھ سیکولر سیاسی جماعتیں اور دینی جماعتوں کے قائدین اور عوام میں مشہور علماء بھی آئین پاکستان کو عین «اسلامی « قراردے کراسی کے تحت مذاکرات کرنے پرمصر نظرآئے اور اس سے ماوراء مذاکرات پرکسی صورت راضی نہ ہوئے ۔جبکہ دوسری طرف طالبان پاکستان کا بھی یہ اصرارتھا کہ وہ آئین پاکستان کو ہی اسلامی نہیں مانتے چہ جائے کہ اس کے تحت مذاکرات کیے جائیں ۔کیونکہ اگر آئین پاکستان اسلامی ہوتا تو پھر جنگ وجدال کرنے کی کیاضرورت تھی !

اب جبکہ طالبان پاکستان آئین پاکستان کو مکمل طور پر غیراسلامی قراردے کر اس کے تحت مذاکرات سے انکاری ہوچکے ہیں ،بڑے معزز مفتیان کرام اور علماء عظام جن کی شہرت کے ڈنکے پوری دنیا میں بج رہے ہیں ، لگتاہے خم ٹھوک کرمیدان میں آگئے ہیں اور ہر طرف سے ایک ہی فتویٰ جاری کیاجارہاہے کہ «پاکستان کا آئین اسلامی ہے «۔

اس بحث کو الگ رکھتے ہوئے کہ کیا شریعت کی روشنی میں الگ سے کسی آئین کی تدوین وتنفیذ کی ضرورت ہے ،ہم طویل بحث وتحقیق سے بچتے ہوئے آئین پاکستان میں موجود چند چیدہ چیدہ قوانین کوشریعت کے پیمانے پرپرکھ لیتے ہیں تاکہ منصفانہ طور پراس بات کاادراک کیا جاسکے کہ کیا واقعتاً پاکستان کا آئین اسلامی ہے ؟ اور اس ضمن میں حکومت ،سیکولرودینی سیاسی جماعتوں اور چند معروف علماء کا موقف درست ہے یا پھر جوموقف طالبان پاکستان کاہے وہ اصل حقیقت اور سچائی ہے !؟

سیاسی طورپرآئین پاکستان کے قوانین کاشرعی قوانین سے موازنہ

١۔ آئین۔پاکستان کےتحت صدرصوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اگرکوئی کام کرتاہے (چاہے وہ شریعت سے متصادم ہی کیوں نہ ہو)تواس کوکوئی شخص بھی کسی عدالت میں چیلنج نہیں کرسکتا

شریعت میں کسی بھی سربراہ مملکت کوایسے کوئی بھی صوابدیدی اختیارات حاصل نہیں ہوتے جوکہ شریعت سے متصادم ہوں ۔

٢۔ آئین پاکستان کے تحت صدرکویہ اختیارحاصل ہوتاہے کہ وہ کسی بھی سزایافتہ مجرم مثلاًقاتل کومقتول کے ورثہ کی مرضی کے برعکس معاف کردے ۔

شریعت میں کسی بھی سزایافتہ مجرم مثلاًقاتل کومقتول کے ورثہ کے علاوہ کوئی اور شخص کسی طرح معاف نہیں کرسکتا ۔

٣۔ آئین پاکستان کے تحت اس بات کی کوئی قیدنہیں کہ سربراہ۔مملکت عورت ہویامرد ۔عورت کوبھی سربراہ مملکت بنایا جاسکتاہے ۔

شریعت میں اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ عورت کوبطورسربراہ مملکت(صدریاوزیراعظم)کےعہدے پرفائزکردیاجائے۔

٤۔آئین پاکستان کے تحت اعلیٰ عدالتوں کے جج کے لیے مسلمان اور عادل ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے ۔کافر اور فاجرشخص بھی اعلیٰ عدالتوں کاجج بن سکتاہے (جیسے جسٹس بھگوان داس کاسپریم کورٹ کاجسٹس بنا)۔

شریعت میں قاضی کے لیے مسلمان اور عادل ہونے کی شرط لازمی ہے ۔

معاشی طور پرآئین پاکستان کے قوانین کا شرعی قوانین سے موازنہ

١۔شریعت میں سود کی حرمت وشناعت کسی سے پوشیدہ نہیں ۔اس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اعلان جنگ قراردیاگیاہے ۔

جبکہ آئین پاکستان کے روسے یہ جائز ہے ۔بس آئین میں ایک نمشی وعدہ کیاگیاہے کہ سود کوجلدختم کیاجائےگا ۔اسی طرح سودی نظام کوجاری وساری رکھنے کے لیے عدالتی طورپراس کوتحفظ فراہم کیاگیا۔اسٹیٹ بینک باقاعدہ بینکوں کے لیے شرح سود کا اعلان کرتاہے ۔

٢۔شریعت میں شراب کی حرمت سب پرواضح ہے ۔اس کے ساتھ ساتھ اس کی تیاری اور خرید وفرخت پر بھی سزائیں موجود ہیں ۔

آئین پاکستان کے تحت شراب کی خرید وفروخت کے باقاعدہ

کیاپاکستان کا آئین اسلامی ہے ؟؟

از: ابوبکر حفظہ اللہ

پرمٹ جاری کیے جاتے ہیں ۔جہاں سے مسلمان اور کافر دونوں بلاروک ٹوک شراب خرید تے ہیں اور اب توباقاعدہ شراب قانونی طور پراکسپورٹ کی جارہی ہے ۔

معاشرتی طورپرآئین پاکستان کے قوانین کاشرعی قوانین سے موازنہ

۱۔شریعت میں دوسری شادی کرنے کے لیے ایسی کوئی شرط سرے سے موجود ہی نہیں کہ دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لے ۔

آئین پاکستان کے تحت کوئی شخص دوسری شادی اس وقت تک نہیں کرسکتا جب تک اس کی پہلی بیوی باقاعدہ اس کی اجازت نہ دے ، ورنہ بصورت دیگروہ مجرم ٹھہرےگا ۔

۲۔شریعت میں پوتااپنے دادا کی وراثت کا حقدارنہیں ٹھہرتااگر اس کا والد پہلے فوت شدہ ہو۔آئین پاکستان کے تحت پوتااپنے داداکی وراثت کاحقدار ٹھہرتاہے چاہے اس کا والد فوت ہوچکاہو۔

۳۔ شریعت میں وصیت ووراثت کاایک طے شدہ پیمانہ مقررہے اس سے ماوراء کوئی بھی وصیت یاوراثت کی تقسیم کالعدم قرار پاتی ہے ۔

جبکہ آئینِ پاکستان کے تحت اگرکسی شخص نے انتقال سے پہلے وصیت کے طور پر اپناساراما‌ل کسی ایک وارث یا کسی غیر وارث کے حوالے کرجائے توبہرصورت اس کو قبول کیاجاتاہے ۔

٤۔شریعت میں چور کی سزا اس کی جملہ شرائط کے ساتھ ہاتھ کاٹنے کی ہے ۔آئینِ پاکستان میں چور کی زیادہ سے زیادہ سزا تین سے سات سال ہے ۔

٥۔شریعت میں غیرشادی شدہ زناکارکی سزا ۱۰۰کوڑے ہیں اور شادی شدہ کے لیے رجم کی سزاہے ۔جبکہ آئینِ پاکستان میں دونوں صورتوں میں سزاپانچ سال اور دس ہزارروپے جرمانہ ہے۔

٦۔شریعت میں زنابالجبرکی سزاغیرشادی شدہ کے لیے سوکوڑے اور شادی شدہ کے لیے رجم ہے ۔آئین پاکستان میں زنا بالجبرکی سزاکوڑوں اور رجم کےبجائے سزائے موت یاپچیس سال قیدہے ۔

۷۔ شریعت میں بلوغت کاشماراس کے آثارظاہرہونے پرکیاجاتاہے یاپھرلڑکی کے لیے زیادہ سے زیادہ گیارہ سال اور لڑکے کے لیے چودہ سال ہے ۔

آئینِ پاکستان میں بلوغت کاشماربہرصورت اٹھارہ سال کی عمر سے کیاجاتاہے ۔

یہ تھے آئینِ پاکستان کے چندقانونی نکات ،ورنہ باقی تو پورا آئین اسلامی قوانین کی مخالفت سے بھراہواہے ،یاتوآئین پاکستان کے قوانین شرعی قوانین سے بالکل متصادم ہیں یا پھرشرعی قوانین کوتوڑمروڑکراور ترمیم وتخفیف کرکے شامل کیاگیا ہے ۔

صحیح بخاری اور دیگرکتب احادیث میں یہ واقعہ موجود ہے کہ :رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہود کے علماء نے زنا کی سزا میں ترمیم وتخفیف کی اور اس کا نفاذ کیا ۔ ایک دفعہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ منظرآیا کہ شادی شدہ زنا کارکی سزا رجم کوبدل کرکے اس کی جگہ منہ کالا کرکے اور گدھے پربٹھاکرکے اس کوگھمارہے تھے تورسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ کیاتورات میں اس کی یہی سزا منقول ہے؟ پہلے پہل تویہود کے علماء نے تورات کے اصل حکم کوچھپایا لیکن عبداللہ بن سلام جویہود کے علماء میں سے تھے اور ایمان لاچکے تھے انہوں نے تورا ت کی اصل سزاکی طرف اشارہ کیاتواورعلمائے یہود نے بھی اعتراف کیا کہ تورات میں شادی شدہ زناکارکی سزا رجم ہے ۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کی سزا کا اجرا کرتے ہوئے فرمایا:اللہم انی اول من احیا امرک اذاماتوہ فامربہ فرجم «اے اللہ !میں سب سے پہلے تیرے اس حکم کوزندہ کرتاہوں جبکہ ان (اہل کتاب)نے اس کومردہ کیاتھا «۔چنانچہ اس واقعہ کے پس منظرمیں قرآن کی وہ آیتیں بھی نازل ہوئیں جس میں یہ حکم ربانی بھی ہے کہ :ومن لم یحکم بماانزل اللہ فاولٰئک ہم الکافرون ۔(المائدہ : ٤٤)

جواللہ کے نازل کردہ کلام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی» لوگ کافرہیں «۔

بس جس آئین کے قوانین شریعت کے اہم احکامات سے متصادم ہوں یاپھراس میں قانونی طور پر شرعی قوانین کی ترمیم وتخفیف کردی گئی ہوتوکیا ایسا آئین کسی صورت اسلامی قرارپاسکتاہے ؟ شریعت میں تووہ قاضی جوشرعی قوانین میں ترمیم وتخفیف کا مرتکب ہواہواس کوداخل نارقراردیاگیاہے «(یؤتی بوال نقص من الحد سوطاً فیقال لہ لم فعلت ذاک

کیاپاکستان کا آئین اسلامی ہے ؟؟

از: ابوبکر حفظہ اللہ

فیقول رحمة لعبادك فیقال له أنت أرحم بهم مني فیؤمر به إلى النار ویؤتى بمن زاد سوطاً فیقال له لم فعلت ذلك فیقول لینتهوا عن معاصیك فیقول أنت أحكم به مني فیؤمر به إلى النار)
(تفسیرالرازی ج١١ص٢٣٩الکشاف ج٤ص٣٧٥)

»قیامت کے روزایک حاکم لاجائے گا جس نے حد میں سے ایک کوڑا کم کردیاتھا ۔پوچھاجائےگا یہ حرکت تونے کیوں کی تھی ؟وہ عرض کرے گا آپ کے بندوں پررحم کھاکر۔ارشاد ہوگا کہ اچھا!توان کے حق میں مجھ سے زیادہ رحیم تھا!پھرحکم ہوگا کہ لے جاؤ اسے دوزخ میں ۔ ایک اور حاکم لایاجائے گا جس نے حدپرایک کوڑے کا اضافہ کردیاتھا ۔پوچھاجائے گا کہ تونے یہ کس لیے کیاتھا ؟ وہ عرض کرے گا تاکہ لوگ آپ کی نافرمانیوں سے بازرہیں ۔ ارشاد ہوگا کہ توان کے معاملے میں مجھ سے زیادہ حکیم تھا !پھرحکم ہوگالے جاؤ اسے دوزخ میں «۔

بس جس طرح اگرکسی بوتل میں شراب ڈال کراس کے اوپر پانی یاآب زمزم لکھنے سے وہ شراب اسلامی قرارنہیں پاسکتی ۔بالکل اسی طرح جس آئین کے ماتھے پرصرف اسلامی لکھ دیاگیاہواور اس کے اندراکثرقوانین صریحاً خلاف اسلام ہو تووہ کس طرح «اسلامی « قرارپاسکتاہے ۔بس جولوگ بھی اس آئین کواس بنیاد پراسلامی آئین قراردینے پرمصرہیں کہ اس کوہمارے آباواجداد نے منظور کیاتھاتوان کے لیے تویہی کہاجاسکتاہے کہ : مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا (الکہف:٥)

»نہیں ہے ان کے پاس کوئی علم اور نہ ہی ان کے آباواجداد کے پاس ،بڑی بری ہے بات جوکہ نکلتی ہے ان کے مونہوں سے ،وہ نہیں کہتے سوائے جھوٹ کے « ۔

اور جولوگ اس غیراسلامی آئین کواسلامی مان کراس کے نفاذ پرمسلمانوں سے جنگ پرآمادہ ہیں ان کے لیے تویہ بشارت ہے :
إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ أُولَئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ (آل عمران:٢١۔٢٢)

»جولوگ اللہ کے احکام وہدایت کوماننے سے انکارکرتے ہیں اور پیغمبروں کوناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کی جان کے درپے ہوجاتے ہیں جوخلق خدامیں عدل وقسط کاحکم دینے کے لیے کھڑے ہوں توایسے لوگوں کودردناک عذاب کی خوشخبری سنادیجیے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہوگئے ،اور ان کا کوئی مددگارنہیں «۔(جاری ہے)